بِجُّو اور جادو کا پنکھا
مصنفہ: ٹونی
اُردو ترجمہ: محمد زبیر
DEPAOLA

کہانی کے بارے میں کچھ باتیں

اس کہانی کی مصنفہ، ٹونی جان سٹون، کو بچپن میں پنوکیو کی مشہور کہانی بہت ہی پسند تھی۔ اس کہانی میں پنوکیو جب بھی جھوٹ بولتا ہے اس کی ناک تھوڑی لمبی ہو جاتی ہے۔

کوئی حیرت نہیں کہ انہیں جادوئی پنکھے کی جاپانی لوک کہانی بھی بہت اچھی لگی۔ اس جادوئی پنکھے سے ہوا کرنے پر کسی کی ناک لمبی یا چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اس جاپانی لوک کہانی کو انہوں نے ایک نئے انداز میں پیش کیا ہے۔

کہانی کے کردار ایک بِجُّو اور تین ٹینگیو بچے ہیں۔ ٹینگیو سینکڑوں سالوں سے جاپانی لوک کہانیوں کے کردار رہے ہیں۔ یہ ایک طرح کے انوکھے غیر انسانی جاندار ہیں جن کی ناک سرخ اور بڑی ہوتی ہے، یہ بہت مغرور بھی ہوتے ہیں۔ آج بھی جاپان میں گاؤں میں لوگ ان انوکھے جانداروں کی کہانیاں بڑے شوق سے کہتے سنتے ہیں۔

ٹومئے ڈیپولا
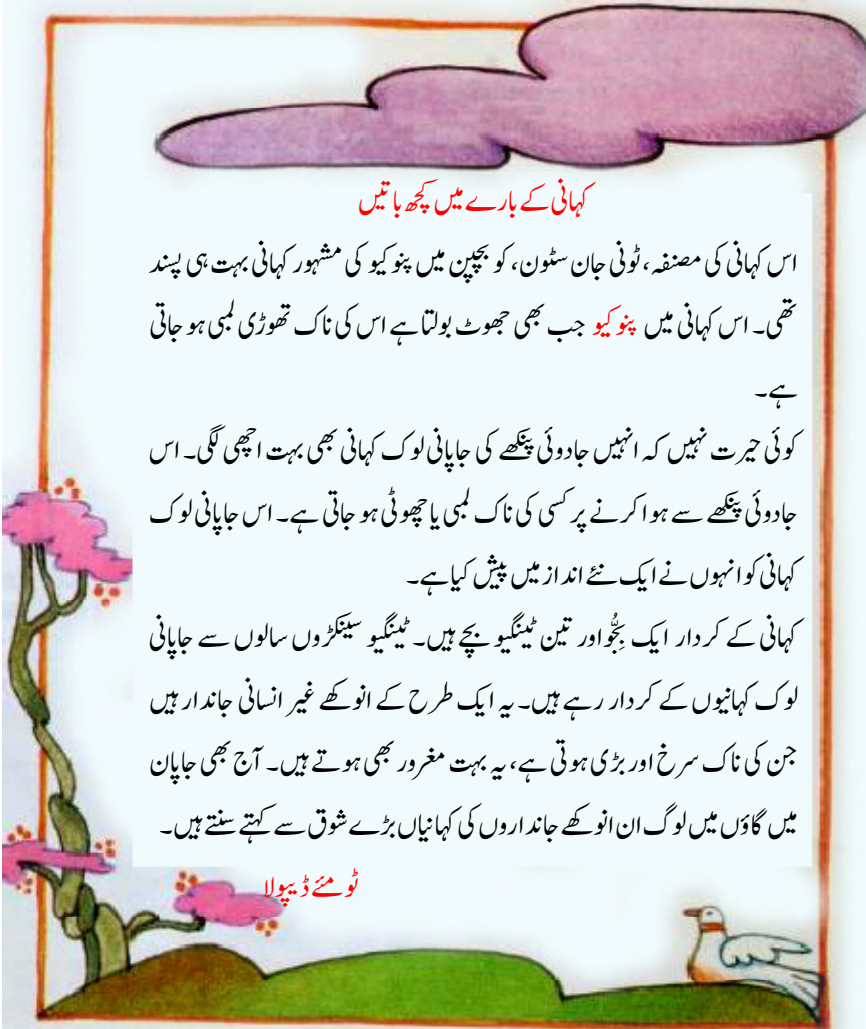
بِجُّو اور جادو کا پنکھا

مصنفہ: ٹونی

اُردو ترجمہ: محمد زبیر

ٹینگیو وہ شرارتی اور انوکھے جاندار ہیں جو صرف جاپان میں پائے جاتے ہیں۔ کسی ٹینگیو کو دیکھتے ہی آپ پہچان سکتے ہیں؛ کیونکہ انکی ناک تھوڑی لمبی ہوتی ہے۔

ایک دن کی بات ہے۔ تین چھوٹے ٹینگیو بچہ اپنے گھر کے اندر ایک جادوئی پنکھے کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ بہت خوش تھے۔ جب وہ پنکھے کیئیک طرف سے اپنی ناک پر ہوا کرتے تھے تو انکی لمبی ناک اور بھی لمبی ہو جاتی تھی۔ جب وہ دوسری طرف سے ہوا کرتے تھے تو ناک چھوٹی ہو جاتی تھی۔

ایک طرف سے ہوا تو ناک لمبی، دوسری طرف سے ہوا تو ناک چھوٹی۔

لمبی---، لمبی----، لمبی-----

اس کھیل میں تینوں ٹینگیو بچوں کو بہت مزہ آرہا تھا۔ وہ اپنی ہنسی روک نہ پارہے تھے۔ تینوں ایک ساتھ ہو، ہو، ہو، ہی، ہی، ہی کر رہے تھے۔

تبھی ایک بِجُّو وہاں آیا۔ اس نے ٹینگیو بچوں کو جادوئی پنکھے کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو اس کے دِل میں ایک بات آئی۔

"ہو ہو،" وہ سوچنے لگا، "اگر یہ پنکھا میرے پاس ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔"

اس نے بچوں سے اس پنکھے کو ہتھیانے کی ایک چال سوچی۔

اب تم جانتے ہی ہو کہ جاپان کے بِجُّو اپنے آپ کو کسی بھی روپ میں بدل سکتے ہیں۔ اس بِجُّو نے اپنے کو ایک چھوٹی لڑکی میں بدل دیا۔ ہاتھ میں ایک پلیٹ پکڑے ہوئے، وہ کودتا پھدکتا بچوں کے پاس آیا۔ پلیٹ پر چار مزیدار کیک رکھے تھے۔

"سنو چھوٹے ٹینگیو بچوں،" اس لڑکی نے، جو واستو میں بجُّو ہی تھا، کہا، "اگر تم مجھے اپنے ساتھ کھیلنے دوگے تو میں تمہیں یہ کیک دے دوں گی۔"

ان بچوں کو کیک بہت اچھے لگتے تھے۔ وہ بولے، "ہاں ہاں، تم ہمارے ساتھ کھیل سکتی ہو۔ پہلے یہ کیک ہمیں دے دو۔"

اب کیک تھے چار اور بچے تھے تین۔ چھوتھا کیک کسے ملے، اس بات کی وجہ سے بچوں میں بحث ہو گئی۔

چالاک بجُّو نے تب کہا، "جھگڑا مت کرو۔ چلو ایک کام کرتے ہیں۔ تم سب اپنی آنکھیں بند کر لو اور سانس روک لو۔ جو بچہ سب سے ادھک سمے تک اپنی سانس روکیگا اور آنکھیں بند رکھیگا اسے ہی چھوتھا کیک ملیگا۔"

ٹینگیو بچوں کو کیک بہت پریہ تھے۔ وہ ترنت بجُّو کی بات مان گئے۔

انہوں نے ایک گہری سانس لی، آنکھیں بند کر لیں اور سانس روک لی۔

دھورت بجُّو اسی اوسر کی پرتیکشا کر رہا تھا۔ اسنے جھٹ سے جادوئی پنکھا اٹھایا اور بھاگ کھڑا ہوا۔

باہر آکر وہ کھکھلا کر ہنسنے لگا۔

اب وہ اپنے اصلی روپ میں آگیا اور ہنستے ہنستے شہر کی اور چل دیا۔

راستے میں اس نے ایک آلشان گھر دیکھا۔ بِجُّو نے بھیتر جھانکا۔ اندر ایک سندر لڑکی تھی۔ اسنے بڑھیا کپڑے پہن رکھے تھے۔ لڑکی کا پتا بہت ہی امیر تھا۔

"ہو ہو،" لڑکی کو دیکھ بِجُّو کو شرارت سوجھی۔ "کیوں نہ کچھ مستی کی جائے؟"

چپکے سے، دبے پانوں چلتے چلتے، وہ لڑکی کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ جادوئی پنکھے سے وہ لڑکی کی ناک پر ہوا کرنے لگا۔ لڑکی کی ناک لمبی ہو گئی۔ لمبی ہوتی ہی گئی اور بہت ہی لمبی ہو گئی۔

لڑکی گھبرا کر چلائی۔

سب سے چھپ کر بچاری لڑکی رونے لگی اور روتی ہی رہی، روتی ہی رہی۔۔
اس کے والد نے دیکھا تو غصے سے چلاّنے لگا، دھمکانے لگا۔
پر سب بیکار۔ لڑکی کی ناک ویسی ہی رہی؛ لمبی، بہت لمبی۔

والد نے جاپان کے کئی ڈاکٹروں کو بلایا۔ ان ڈاکٹروں نے کئی امراض علاج کیا تھا، کئی مریضوں کا علاج کیا تھا۔ والد کو یقین تھا کہ ڈاکٹر لڑکی کی ناک چھوٹی کر دینگے۔

لڑکی کی ناک کا تجزیہ کر کے ایک ڈاکٹر نے کہا، ”اسے اونٹ کٹارا کے بیج کھلاؤ“۔
“ نہیں – نہیں، “دوسرے نے کہا، ”اسے جلسا ہی کھلاؤ۔”
“نہیں، بالکل نہیں۔ اسے تو ڈھیر ساری بند گو بھی کھلاؤ۔ یہی اس کا علاج ہے۔“تیسرے نے کہا۔

لڑکی نے اونٹ کٹارا کے بیج کھائے، پر بیجوں کے رویوں سے اسے گدگدی ہونے لگی۔

اس نے جلسا ہی کھائی، پر کانٹے اسکے منہ میں چبھ گئے۔

اس نے ڈھیر ساری بند گو بھی کھائی۔ پر اس کی ناک ویسی کی ویسی ہی رہی؛ لمبی، بہت لمبی۔

اس کے والد کو غصہ آ گیا۔ وہ چلایا، "احمقو، اب میں ہی تمہارا علاج کروں گا، اس بند گو بھی سے۔"

اس نے ساری بند گو بھی ان ڈاکٹروں پر دے ماری۔ سب بھاگ کھڑے ہوئے۔

اب والد نے ایک جادوگرنی کو بلایا۔ وہ اپنے جادو سے مچھلی کو بھی سونے میں بدل سکتی تھی۔ والد نے سوچا کہ جادوگرنی ضرور لڑکی کی ناک ٹھیک کر دیگی۔

"ارے، یہ تو بہت ہی آسان کام ہے۔ بس اس کی ناک پر کالی مرچ چھڑک دو، لڑکی کو چھینکیں آئیں گی۔ چھینکتے چھینکتے اس کی ناک چھوٹی ہو جائے گی۔" جادوگرنی نے کہا۔

"تو دیر کس بات کی ہے،" والد نے چلاتے ہوئے کہا۔ "جلدی سے کالی مرچ چھڑکو۔ "

جادوگرنی نے ڈھیر ساری کالی مرچ لڑکی کی ناک پر چھڑک دی۔

بس پھر کیا تھا، لڑکی لگی چھینکنے۔ ایک کے بعد ایک کئ چھینکیں آئیں۔ پر اس کی ناک تھی ویسی کی ویسی ہی؛ لمبی، بہت لمبی۔

والد کو اتنا غصہ آیا کہ اس نے ساری کالی مرچ جادوگرنی کے اوپر چھڑک دی۔ چھینکتے چھینکتے جادوگرنی وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔

ان کی ایسی باتیں سن کر والد سے رہا نہ گیا۔ وہ بولا، "تمہاری بے وقوفی بھری باتیں سن کر دِل چاہتا ہے کہ تم لوگوں پر ہی کس دوں میں اک پھندا۔"

سب عقلمند لوگوں کو اس نے بھگا دیا۔

تب والد نے کچھ عقلمند لوگوں کو بلایا۔ خوب سوچ بچار کر کے ایک نے کہا، "اس کی ناک پر باندھنی ہو گی اک گانٹھ، تبھی چھوٹی ہو گی اسکی ناک۔"

دوسرا بولا، "ناک پر کسنا ہو گا اک پھندا۔ گانٹھ باندھنے سے کچھ نہ ہونے کا۔"

ناامید باپ نے چلا کر کہا، ”اگر کوئی اس لڑکی کی ناک ٹھیک کر دے تو میں اُس کی شادی اِس لڑکی کے ساتھ کر دوں گا اور اپنی آدھی جائیداد بھی اسے دے دوں گا۔“

”ہو ہو،“ بِجُّو نے والد کی بات سن کر سوچا، ”لگتا ہے اب میری قسمت جاگ جائے گی۔“

وہ لڑکی کے والد کے پاس دوڑا آیا۔ ”میں اس کی ناک چھوٹی کر سکتا ہوں“

اتنا کہہ کر جادوئی پنکھے سے وہ لڑکی کی ناک پر ہوا کرنے لگا۔

پل بھر میں ناک پہلے چھوٹی ہو گئی، ویسی ہو گئی جیسے پہلے تھی۔

وہ اپنے آپ کو نیند روک نہ سکا اور وہیں لیٹ کر خراٹے لینے لگا، 'کھر۔ ۔ ۔ کھر۔ ۔ ۔ کھر۔ ۔ ۔ کھر۔
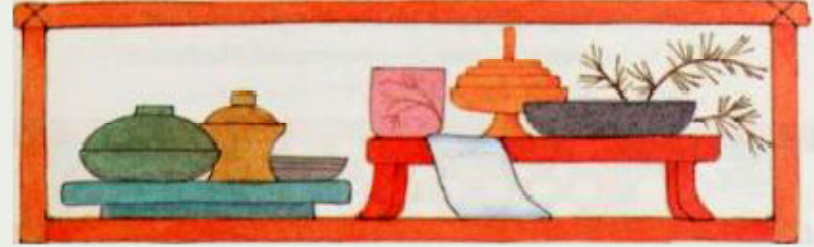
لڑکی کا والد بہت مطمین ہوا۔ اس نے فوراً شادی کی تقریب منعقد کی۔

ایک خوبصورت اور امیر لڑکی کو بیوی کے روپ میں پاکر بِجُّو اتنا خوش تھا کہ اس نے خوب پیٹ بھر کر شادی کا کھانا کھایا۔ پیٹ بھر کر کھانے کے بعد اسے نیند آنے لگی۔

ادھر تینوں ٹینگیو بچے بِجُّو کو ڈھونڈھ رہے تھے۔ وہ اپنا جادوئی پنکھا اس سے واپس لینا چاہتے تھے۔ انھوں نے بِجُّو کو جاپان کے ہر گھر، ہر مندر، ہر محل میں ڈھونڈھا۔

خوش قسمتی سے جب وہ خوبصورت لڑکی کے والد کے گھر کے پاس پہنچے، بِجُّو زور زور سے خراٹے لینے لگا، کھر۔ ۔ ۔ کھر۔ ۔ ۔ کھر۔ ۔ ۔ کھر۔ ۔ ۔

تینوں نے گھر کے اندر جھانک کر دیکھا۔ اندر بِجُّو سویا پڑا تھا۔
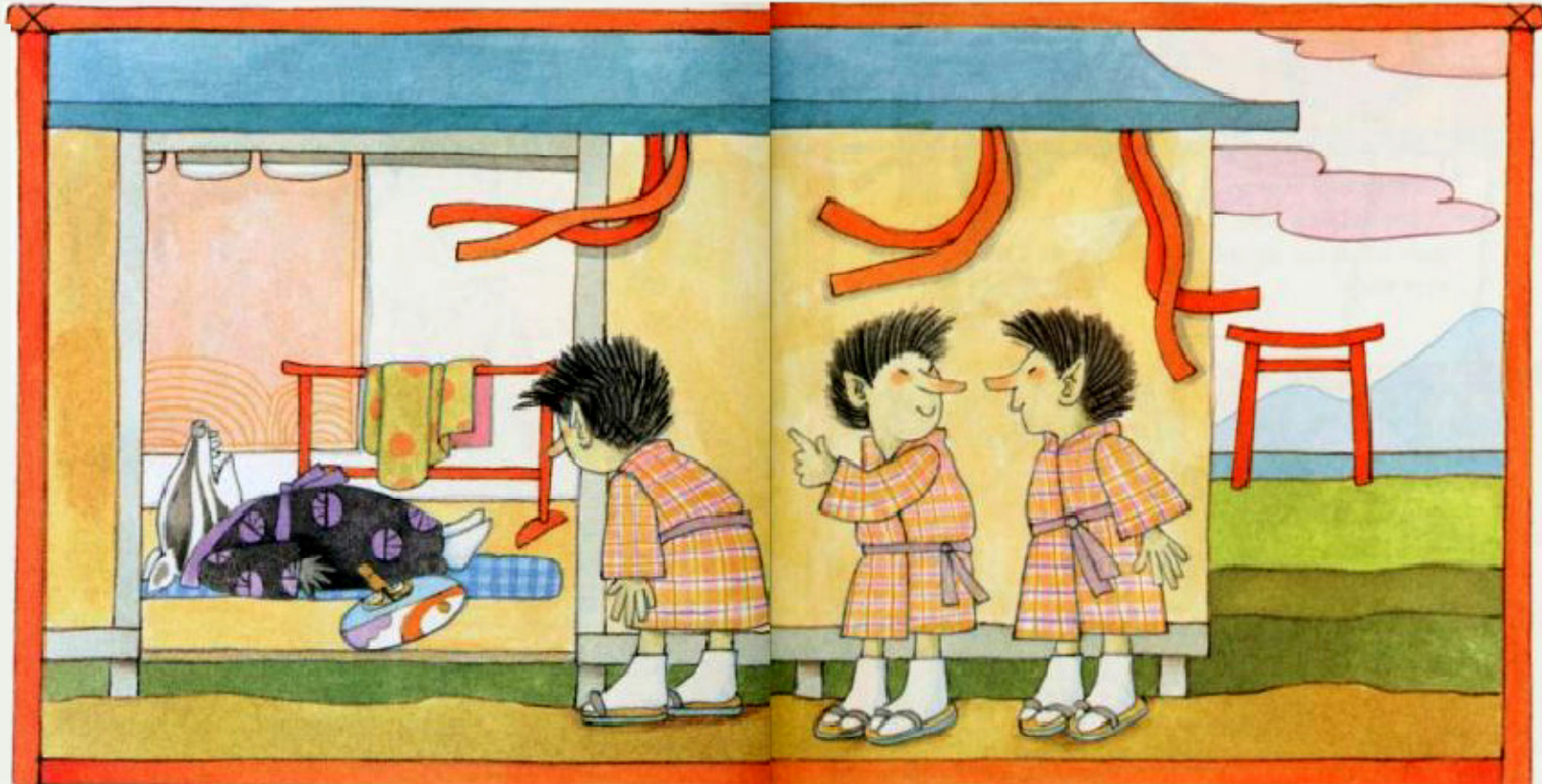
جادوئی پنکھا اسکے قریب ہی رکھا تھا۔

بغیر شور کیے، دبے پاؤں تینوں اندر آئے۔ جادوئی پنکھا اٹھایا اور آہستہ آہستہ بِجُّو کی ناک پر پنکھے سے ہوا کرنے لگے۔

بِجُّو کی ناک لمبی ہونے لگے۔

بِجُّو خراٹے لیتا رہا۔ ناک لمبی ہوتی گئی۔
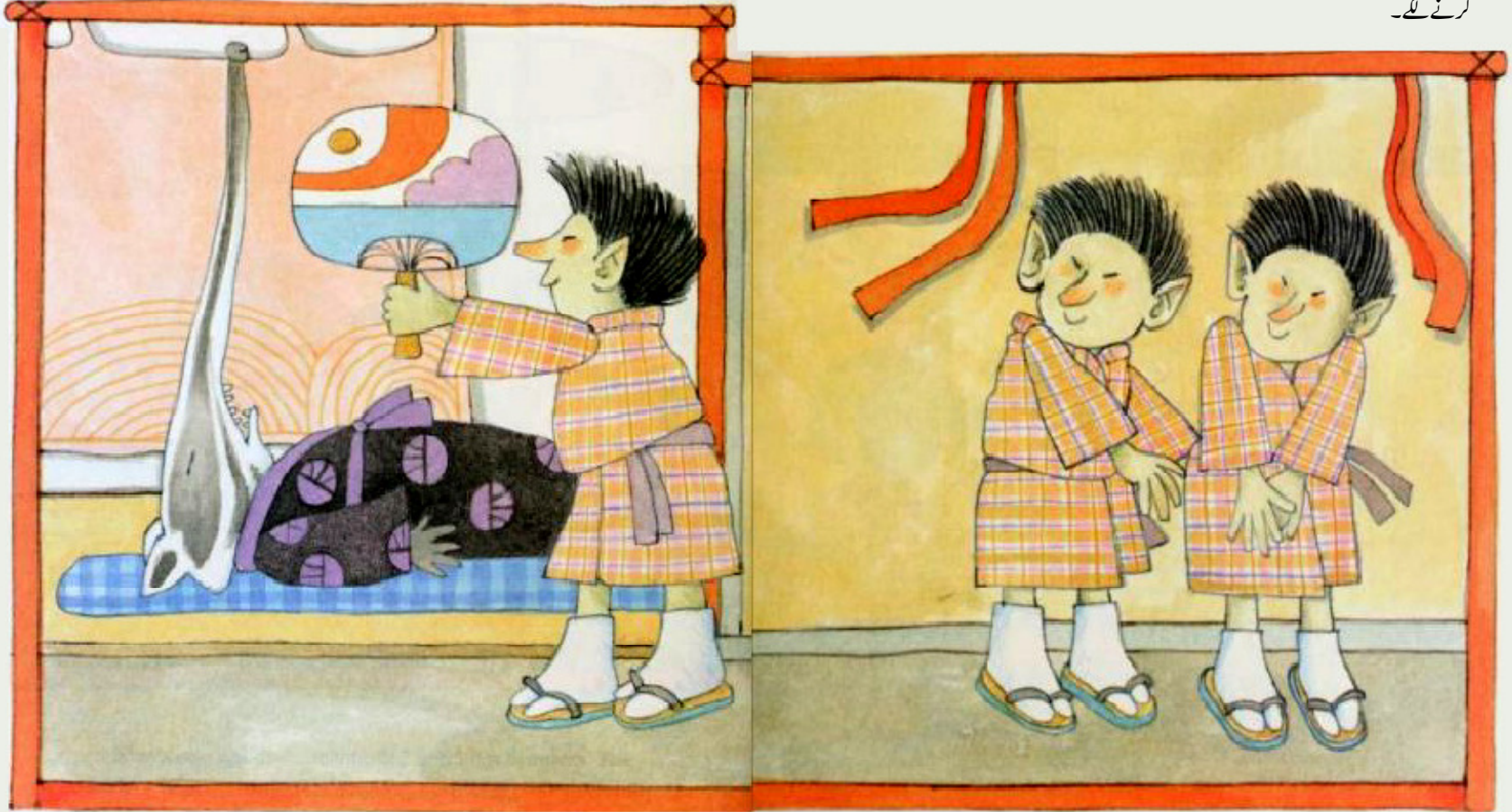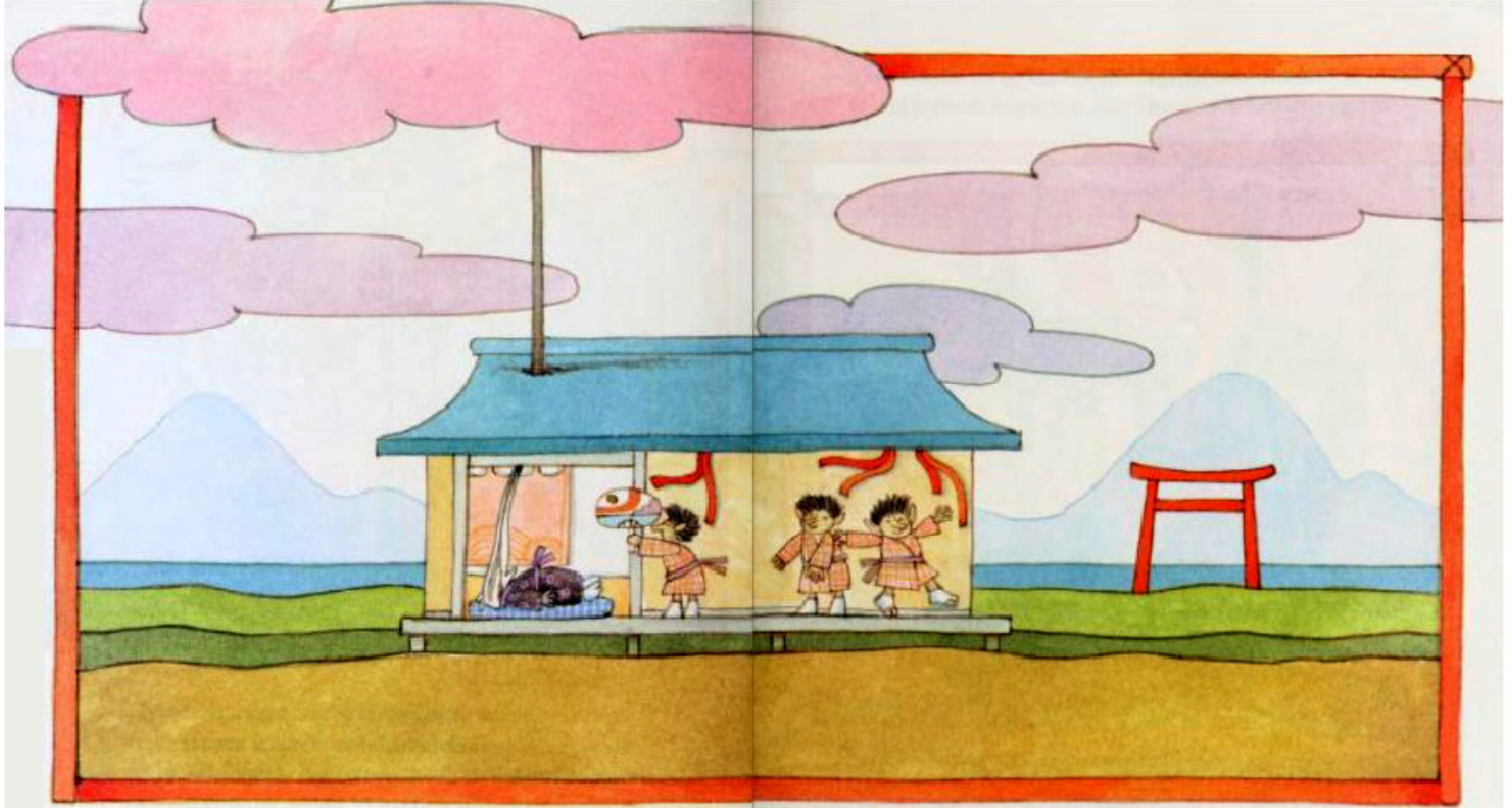
جلدی ہی بِجُّو کی ناک چھت کے پار پہنچ گئی۔ پھر بڑھتے بڑھتے ناک بادلوں تک پہنچ گئی اور پھر بادلوں کے پار چلی گئی۔

اب اسی وقت بادلوں کے اوپر کچھ دیوتا آسمان میں ایک پل بنا رہے تھے۔ انہیں بِجُّو کی ناک دکھائی دی جو بادلوں کے اوپر آ گئی تھی۔

"ارے دیکھو وہ کھمبا، پل بنانے میں یہ ہمارے کام آ سکتا ہے۔"

"چلو اسکو اوپر کھینچ لیں۔"

دیوتا مل کر بِجُّو کی ناک کو اوپر کھینچنے لگے۔ اُس سے بِجُّو کو تیز جھٹکا لگا۔ اسکی نیند ٹوٹ گئی۔

'ہائے میں مرا۔۔۔ میری مدد کرو،" بِجُّو چلایا۔

وہ جادوئی پنکھے سے اپنی ناک چھوٹی کر سکتا تھا۔ پر پنکھا تو ٹینگیو بچوں کے پاس تھا۔

'ہائی ہو۔۔۔ ہو، اوپر اٹھاؤ۔۔۔ اٹھاؤ،" ایسے گاتے گاتے دیوتا بِجُّو کی ناک کو اوپر کھینچتے رہے۔

بِجُّو چلاتا رہا، "ای"

اس دن کے بعد بِجُّو کہیں دکھائی نہیں دیا، دیوتا اسے کھینچ کر بادلوں کے اوپر آسمان میں جو لے گئے تھے۔